سوال

میرا خاوند مندرجہ ذیل کام کرتا ہے : میرے گھر میں صرف ہفتہ میں دو دن آتا ہے اور وہ بھی عشاء کے بہت ہی دیر بعد اور فجر سے قبل واپس چلا جاتا ہے ، اپنی پہلی بیوی کو روزانہ کام پر اور اس کے بچوں کو سکول لے جاتا ہے ، اور مجھے اکیلا چھوڑتا ہے میں خود ہی کام پر بھی جاتی ہوں اور بچوں کو بھی سکول چھوڑتی ہوں ، اور ڈیوٹی ختم ہونے پر بھی وہ ایسے ہی کرتا ہے ۔ پہلی بیوی کے گھر میں جاتا اور وہاں لیٹ رہتا ہے اور جب کچھ کرنے کو باقی نہیں رہتا تو میرے گھر میں رات کو دیر سے آداخل ہوتا ہے ، میرے اور میری اولاد کے لیے اس نے کوئی دن خاص دن مقرر نہیں کیا ، اس کا خیال ہے کہ جب وہ میرے پاس رات کو آتا ہے تو پھر اس کے لیے جائز ہے کہ وہ دن کو جو مرضی کرتا رہے چاہے وہ دوسرے گھر چلا جائے ۔ وہ ہر رمضان پہلی بیوی کے ساتھ مسجد میں گزارتا ہے ، اس کا صرف ایک ہی عذر ہے کہ میں اس کی پہلی بیوی سے متفق نہیں ہوں تو اس وجہ سے اس نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو وہ مناسب سمجھے گا وہی کرے گا ، ان حالات کی وجہ سے ہمارے درمیان بہت سی مشکلات اور اختلاف پیدا ہو گیا ہے ، جس کی وجہ سے میں طلاق لینا چاہتی ہوں اور یہ کہ مجھ پر ظلم ہو رہا ہے ، اور ان حالات میں اس کے ساتھ نہیں رہ سکتی ، اس لیے کہ میرا خاوند صحیح طور پر اللہ تعالی سے خوف نہیں کھاتا جو اسے باور کرائے کہ اس کا ایسا کرنا غلط ہے اور اسے روز قیامت حساب بھی دینا ہے ، اور لگتا نہیں کہ اس میں کچھ تبدیلی پیدا ہو جو کہ مجھے قبول نہیں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے ، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

اللہ تعالی نے مرد کے لیے چار شادی عورتوں سے بیک وقت شادی کرنا مباح کیا ہے ، جس میں بہت سی عظیم مصلحتیں ہیں ، لیکن یہ جگہ ان کی تفصیل بیان کرنے کی نہیں ، لیکن اس کے باوجود اللہ تعالی نے اس مسئلہ کو مردوں پر ہی نہیں چھوڑ دیا کہ وہ اپنی رغبت اور خواہش سے جو مرضی کرتے رہیں ۔

بلکہ اس مسئلہ کو کچھ شروط و قیود کے ساتھ مقید کیا ہے کہ تا کہ تعدد نکاح کا بلند اور اعلی مقصود حاصل ہو سکے ۔

اور آپ جس مشکل سے دوچار ہیں وہ انہی قیود اور ضوابط اور حقوق کے نقص کی بنا پر پیدا ہوئی ہے ، جو کہ تقسیم کے حق سے خالی ہونے کی بنا پر ہے کہ اس نے آپ کی کو حق تقسیم نہیں دیا ، جبکہ مرد پر واجب اور ضروری ہے کہ اپنی بیویوں کے درمیان رات اور دن کی تقسیم میں بھی عدل کرے ۔

تو خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنی بیویوں کے مابین دن اور راتیں برابری کے ساتھ تقسیم کرے ، اور اس کے یہ جائز نہیں کہ وہ تقسیم کے بعد ان میں سے کسی ایک کو زیادہ وقت دے اور اس کے پاس رات گزارنے یا اس کے پاس ٹھرنے کے لیے اسے خاص کر لے ۔

ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ دوسری اس پر راضی ہو کہ اس کے پاس زیادہ رہ لیا کرو ، لیکن رضامندی کے بغیر مطلقا ایسا کرنا جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اور ان عورتوں کے ساتھ اچھے اور احسن انداز میں بود و باش اختیار کرو النساء (19) ۔

اور اپنی بیویوں میں سے کسی ایک کو زیادہ وقت دینا اور دوسری کو کم حسن معاشرت میں سے نہیں ، اس موضوع کے بارہ میں ہم آپ کے سامنے کچھ علماء کرام کے اقوال پیش کرتے جس سے یہ موضوع اور واضح ہو گا :

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں :

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اس پر دلالت کرتی ہے اور مسلمان علماء کرام بھی اسی پر ہیں کہ مرد اپنی بیویوں کے درمیان دن اور راتوں کی تعداد کو تقسیم کرے ، اور اس پر

ضروری اورواجب ہے کہ وہ اس تقسیم میں عدل وانصاف سے کام لے ۔ اھ دیکھیں کتاب الام للشافعی (158/5) ۔

اورایک دوسری جگہ پر کچھ اس طرح کہتے ہیں :

میرے علم میں نہیں کہ کسی نے بھی اس کی مخالفت کی ہوکہ مرد کواپنی بیویوں کے درمیان تقسیم اوران کے درمیان عدل کرنا چاہیے ۔ اھ کتاب الام (280/5) ۔

امام بغوی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں :

اگرمرد کے پاس ایک سے زیادہ بیویاں ہوں اوروہ آزاد عورتیں ہیں توان کے درمیان تقسیم میں برابری کرنا واجب ہے چاہے وہ بیویاں مسلمان ہوں یا پھر کتابی ، اوراگروہ تقسیم میں برابری اورانصاف کوترک کرتا ہے تواس نے اللہ تعالی کی معصیت کا ارتکاب کیا ہے ، اوراس پرواجب ہے کہ وہ مظلوم بیوی کا حق ادا کرنے کے لیے قضا کرے ۔

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جس کی دو بیویاں ہوں اوروہ ان میں سے کسی کی طرف مائل ہوتوروزقیامت اس حالت میں آئے گا کہ اس کی ایک جانب مائل ہوگی) سنن ابوداود (242/2) سنن ترمذی (3/ 447) سنن ابن ماجہ (633/1) ۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے بلوغ المرام (310/3) میں اورعلامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل (80/7) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے ۔

اس میلان سے میلان فعل ہے ، کیونکہ جب وہ تقسیم میں برابری اورعدل کرتا ہے تو میلان قلب کا مؤاخذہ نہیں ہوگا ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

تم سے یہ توکبھی نہیں ہوسکے گا کہ تم اپنی تمام بیویوں ہر طرح عدل کرو ، گو تم کتنی بھی خواہش اور کوشش کرلو اس لیے بالکل ہی ایک کی طرف مائل نہ ہوجاؤ کہ دوسری کو معلق کرکے چھوڑدو ۔

اس کا معنی یہ ہے کہ :

تم جوکچھ دلوں میں ہے اس کے بارہ میں توانصاف نہیں کرسکتے ، توتم بالکل ہی ایک طرف مائل نہ ہوجاؤ ، یعنی تم اپنے افعال اورخواہش کے پیچھے نہ چل نکلو ۔ ۔ ۔ اھ دیکھیں شرح السنۃ للبغوی (151-150/9) ۔

اورشیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ خاوند پرواجب اورضروری ہے کہ وہ اپنی بیویوں کے مابین عدل وانصاف کرے ، اورسنن اربعہ میں ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جس کی دو بیویاں ہوں ۔ ۔ ۔)

اس پرواجب اورضروری ہے کہ وہ ان کے مابین تقسیم میں عدل وانصاف سے کام لے تواگرایک کے پاس ایک رات یا دو یا تین راتیں بسر کرتا ہے تو دوسری کے پاس بھی اتنی ہی راتیں بسر کریں اورکسی ایک کو بھی دوسری پر تقسیم میں فضیلت نہ دے اھ دیکھیں مجموع الفتاوی (269/32) ۔

اورابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ تعالی عنہ کا قول ہے :

بیویوں کے مابین تقسیم میں برابری اورعدل وانصاف کرنے کے بارہ میں ہمیں اہل علم کے مابین کسی اختلاف کا علم نہیں ، اوراللہ تعالی کا بھی فرمان ہے :

اوران عورتوں کے ساتھ اچھے احسن انداز میں بودباش اختیار کرو ، اورمعروف میلان کے ساتھ نہیں ۔ اھ دیکھیں المغنی لابن قدامہ (138/8) ۔

تواس بنا پر آپ کا خاوند جوکچھ کررہا ہے وہ تقسیم میں عدل وانصاف اوربرابری نہیں اوروہ اللہ تعالی کے ہاں بہت ہی عظیم معصیت اورنافرمانی ہے ، اوراللہ تعالی ظلم کوپسند نہیں فرماتا ، اورنہ ہی وہ ظالموں سے محبت کرتا ہے ، اوررہا یہ مسئلہ کہ اس کا خیال ہے کہ جوآپ کےلیے دن مقرر ہے اس میں دوسری بیوی کے پاس جانا جائز ہے تواس کا یہ خیال اورگمان بھی غلط ہے ۔

شیخ منصور بھوٹی کا کہنا ہے کہ :

اورخاوند پر یہ حرام ہے کہ وہ کسی ایک کی مقرر کردہ رات میں یا دن میں دوسری بیوی کے پاس جائے لیکن اگر کوئی ضرورت ہوتو پھر جاسکتا ہے ۔

دیکھیں الروض المربع شرح زادا لمستقنع (449/6) ۔

اوراس کا یہ عذر پیش کرنا کہ آپ اس کی پہلی بیوی سے متفق نہیں ، یہ ایک اور غلطی کا ارتکاب ہے ، جس کا حل یہ نہیں کہ دوسرے پر ظلم کیا جائے ، بلکہ آپ کے خاوند پر یہ لازم اورضروری ہے کہ وہ اس معاملہ کو حل کرنے کےلیے شرعی اوامر پر عمل کرے ، نہ کہ جوکچھ اس کے ذہن میں آتا اورجووہ مناسب سمجھتا ہے اس پر عمل کرتا پھرے ۔

پھر ہم یہ کہیں گے کہ اسے ایسا کرنے کیا حاصل ہوا ؟ کیا یہ مشکل حل ہوگئی یا کہ اس کی مشکلات میں اضافہ اوروہ مشکل بھی اورپختہ اوربگی ہوگئی ؟

اورآپ کے طلاق کے مطالبہ کے بارہ میں ہم یہ گزارش کریں گے کہ آپ کا اس پر صبر کرنا اوراس کے ساتھ ساتھ اپنے خاوند کی اچھے اوراحسن انداز میں اصلاح کرنا بہتر اورپھلا ہے ، آپ کے علم میں ہے کہ طلاق توسب سے آخری حل ہے ، اورپر اس طلاق پر بہت سے مفاسد بھی مرتب ہوتے ہیں ۔

اس لیے ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ آپ اسے کثرت سے نصیحت کریں اوراللہ تعالی کی یاد دلائیں اوریہ باور کرائیں کہ یہ دنیا فانی ہے عنقریب وہ کل قیامت کے روز اللہ تعالی کے سامنے پیش ہوگا تووہ اس ظلم اورزیادتی کا اللہ تعالی کوکیا جواب دے گا ؟

اوراسی طرح آپ اسے اس بھی خوفزدہ کریں کہ اگروہ ایسا ہی کرتا رہا توہوسکتا ہے آپ سے طلاق کا مطالبہ کردوں ، شائد اس سے ہی وہ سمجھ جائے اوراس کے ذہن میں اللہ تعالی کا خوف آجائے اوروہ یہ سمجھے کہ آپ اس طرح کے حالات کو برداشت نہیں کرسکتیں جوکہ عقلا اورشرعا دونوں لحاظ سے جائز نہیں ، اورآپ کےلیے یہ بھی ممکن ہے کہ آپ اپنے خاندان یا پھر خاوند کے خاندان کے کچھ عقل منداوراصلاح پسند لوگوں کواپنے اس معاملہ میں شامل کرتے ہوئے ان سے تعاون کی دوخواست کریں کہ وہ اس سے بات کریں ۔

اورآپ پر ضروری ہے کہ صبر کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی سے دعا اورالتجا بھی کرتی رہیں کہ اللہ تعالی اسے ھدایت سے نوازے اوراس فعل سے اسے بازرہنے اورتوبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

اورآپ یہ کہنا کہ لگتا نہیں کہ اس میں کچھ تبدیلی آئے ، یہ توصرف آپ کا خیال ہے کتنے ہی ظالم اورفاسق قسم کے لوگ بلکہ کافروں کواللہ تعالی نے ھدایت سے نوازا اوروہ اپنے ان اعمال اورافعال سے بازآگئے اوراللہ تعالی نے ان کی اصلاح فرمادی ، اوراصل بات تویہ ہے کہ دل اللہ ورحمن کی انگلیوں کے درمیان ہیں وہ جس طرح چاہے اسے گھمادے ۔

ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کے خاوند کوھدایت سے نوازے اورآپ دونوں کے مابین خیر وبھلائی پیدا کرے اورآپ کواس کی توفیق دے ۔

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

20455